150250 ـ اولاد کا لباس اور گھریلو سامان خریدنے کے لیے خاوند کے علم کے بغیر رقم لینی

سوال

میرے والد صاحب کھانے کے اخراجات کے علاوہ ہم پر کچھ خرچ نہیں کرتے، اس لیے والدہ والد صاحب کے علم کے بغیر ہمارے لباس اور دوسرے سامان کے لیے رقم لے لیتی ہیں کیا میری والدہ کے لیے ہمارے والد کے علم کے بغیر مال لینا جائز ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر آدمی اپنے بیوی بچوں کے واجب اخراجات نہیں کرتا تو بیوی کے لیے خاوند کے مال سے اتنی رقم لینا جائز ہے جو اس کے اپنے اور اولاد کے اخراجات کے لیے کافی ہو؛ کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث مروی ہے کہ:

ہند بن عتبۃ رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کرنے لگي: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابو سفیان ایك کنجوس شخص ہے اور مجھے اتنی رقم نہیں دیتا جو میرے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہو، الا یہ کہ میں اس کی لاعلمی میں کچھ رقم نہ لے لوں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا:

" تم اتنا بہتر طریقہ سے اتنی رقم لے لیا کرو جو تمہارے لیے کافی ہو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5364).

شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس حدیث میں دلیل پائی جاتی ہے کہ بیوی کا نان و نفقہ اور اخراجات خاوند کے ذمہ واجب ہیں، جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اس پر سب متفق ہیں، اور اسی طرح بچے کا خرچ اور نفقہ بھی اس کے والد پر واجب ہے "

اور یہ دلیل پائی جاتی ہے کہ جس کا خرچ کسی شخص پر شرعا واجب ہوتا ہو اور وہ اسے نہ دیتا ہو تو وہ اتنا مال لے سکتا ہے جو اس کے لیے کافی ہو، یعنی جس پر واجب ہے وہ نہ دے اور اس پر زیادتی کرتے ہوئے کم خرچ دے " انتہی

دیکھیں: نیل الاوطار (6 / 383).

اس لیے آپ کی والدہ کے لیے جائز ہے کہ وہ آپ لوگوں کے لباس کی ضرورت پوری کرنے کے لیے اتنی رقم لے لے جو کافی ہو؛ کیونکہ یہ خاوند کے ذمہ واجب نفقہ میں شامل ہوتا ہے.

رہا مسئلہ سامان کا تو اگر اس سے چارپائی اور پلنگ اور سونے کے بستر مراد ہیں، یا پھر دن میں بیٹھنے کے لیے اشیاء مراد ہوں تو یہ اشیاء بھی خاوند پر واجب تھیں، اس لیے اگر خاوند یہ اشیاء نہیں لا کر دیتا تو بیوی کے لیے یہ اشیاء خریدنے کے لیے خاوند کی لاعلمی میں یہ رقم لینی بھی جائز ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" خاوند کے ذمہ وہ اشیاء لانا بھی واجب ہیں جو بیوی کے لیے سونے کی لیے ہوں، مثلا لحاف اور بستر اور تکیہ وغیرہ یہ سب کچھ حسب عادت لانا ہونگی؛ اس لیے اگر کسی کو چٹائی اور اوپر لینے والی چادر میں سونے کی عادت ہو، تو خاوند اس کے سونے کے لیے وہ اشیاء لا کر دےگا جس میں اسے سونے کی عادت ہے.

اور اسی طرح دن میں بیٹھنے کے لیے بچھونا اور قالین و چٹائی وغیرہ بھی، یہ حسب استطاعت ہوگی یعنی مالدار پر قیمتی اشیاء اور تنگ دست پر سستی اشیاء حسب عادت خریدنا واجب ہونگی " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ (8 / 159).

اسی طرح بنیادی گھریلو اشیاء مثلا فریج اور گیس اور سلائی مشین اور واشنگ مشین اور استری وغیرہ بھی مہیا کرنا واجب ہے.

اصل میں تو بیوی کے لیے خاوند کی لاعلمی سے خاوند کا مال لینا جائز نہیں، بلکہ صرف واجب نفقہ کے لیے ہی مندرجہ بالا حدیث کی بنا پر یہ استثناء کیا گیا ہے کہ اگر وہ نہیں لا کر دیتا تو بیوی خود لے سکتی ہے، اس لیے اس حق کو ضرورت سے زیادہ استعمال کرنے سے گریز کرنا چاہیے.

واللہ اعلم .